

جنت میں رفاقت رسول ﷺ کا سبب

عن انس بن مالک قال جاء رجل الى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله ﷺ متى الساعة؟ فقال وما اعدت للساعة قال حب الله ورسوله ﷺ قال فانك مع من احببت قال انس فما فرحنا بعد الاسلام فرحنا من قول النبي ﷺ فانك مع من احببت قال انس فانا احب الله رسوله وانا ابكر وعسر رضى الله عنهم فارجو ان اكون معهم ان لم اعمل باعمالهم (صحيح بخارى كتاب الادب باب علامة الحب فى الله)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ قیامت کب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نے قیامت کیلئے کیا تیار کیا ہے۔ انہوں نے کہا، اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ بے شک تو اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ تو نے محبت کی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہمیں اسلام لانے کے بعد کسی بات سے اتنی مسرت نہ ہوئی جتنی نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی "فانک مع من احببت" (بے شک تو اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ تو نے محبت کی) سے ہوئی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ سے محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ (آخرت میں) ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان کے برابر اعمال نہیں کئے۔

قارئین کرام: مذکورہ حدیث کے ترجمے سے واضح طور پر محبت رسول ﷺ کا ثمرہ معلوم ہوا۔ کہ محبت رسول ﷺ کو قیامت کے دن جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہوگی۔ اور اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہو سکتی ہے۔ اسکی تائید صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا آپ اس شخص کے بارے کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت تو کرتا ہے لیکن اس نے اسے نیک اعمال نہیں کئے جتنے انہوں نے کئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "المرء مع من احب" آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی۔ یعنی جس کے ساتھ محبت کی اسی کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اسی طرح حضرت ثوبانؓ کے متعلق تفسیر ابن کثیر میں مذکور ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس پریشانی کے عالم میں آئے تو آپ نے فرمایا کیوں پریشان ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے آپ ﷺ کا ساتھ اپنے اہل وعیال، اپنی اولاد اور جان سے زیادہ محبت ہے میری محبت کا حال یہ ہے کہ میں اپنے گھر میں اہل وعیال کے ساتھ خوش ہوتا ہوں کہ چاک مجھے آپ کی یاد ستاتی ہے تو آپ ﷺ کی زیارت آ کر کر لیتا ہوں تو پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ لیکن جب مجھے اپنی اور آپ کی موت یاد آئی تو میں پریشان ہو گیا (یہ سوچ کر) کہ آپ کا مقام قیامت کے دن جنت میں انبیاء کرام کے ساتھ ہوگا اور اگر میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں جنت میں آپ کی زیارت نہ کر سکوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کی طرف سے حضرت جبریل امینؑ مندرجہ ذیل آیت لے کر آئے۔

ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا (سورة النساء آیت ۶۹)

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی جنت میں وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے اور یہ ساتھی تو بہت ہی اچھے ہیں (تفسیر ابن کثیر جلد ۱)

مندرجہ بالا احادیث اور قرآنی آیت سے معلوم ہوا کہ جسکے دل میں اللہ کے رسول کی سچی محبت ہے اور عمل ثبوت اطاعت رسول سے بھی پیش کرتے ہیں تو قیامت کے دن وہ جنت میں آپ کے رفیق اور ساتھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

محبت رسول ﷺ اور اسکی اہمیت و فرضیت

قوله تعالى: قل ان كان آباءكم واناؤنكم وازواجكم وعشيرتكم واصلون ان اقترفتموها وتجارة تخشون كسادها ومساكن ترضونها احب اليكم من الله ورسوله وجاهاد في سبيله فترضوا حتى ياتي الله بامرہ والله لا يهدى القوم الفاسقين. (سورة التوبة: آیت ۲۴)

ترجمہ: آپ کو دیکھئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے گھنے قبیلے اور تمہارے مکائے ہوئے مال اور وہ تجارت جسکی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو جنہیں اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو اللہ تعالیٰ کے آنے والے حکم (عذاب) کا انتظار کرو اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

قارئین کرام: مذکورہ بالا آیت کریمہ میں دنیا کی ان آٹھ چیزوں کا تفصیلی تذکرہ ہے جن سے ہر شخص کو محبت ہوتی ہے لیکن اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر ان چیزوں سے محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ ہوئی تو پھر اللہ کے عذاب کا انتظار کیجئے۔ گویا اللہ کی محبت اور اس کے رسول ﷺ سے عقیدت و محبت اور دین اسلام کی سر بلندی کے لئے جہاد سے محبت مذکورہ بالا تمام چیزوں سے زیادہ ہونا ضروری و فرض ہے۔ اور جسکے دل میں یہ محبت نہیں تو پھر اسکا دل ایمان سے خالی ہے۔ جیسا کہ رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عن ابی ہریرة ان رسول الله قال "هو الذي نفسى بيده لا يؤمن احدكم حتى يكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين" (صحيح بخارى. كتاب الايمان) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک میں اسکے نزدیک اسکے والد اور بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

گویا کہ اہل ایمان کے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت اولاد اور والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ ہونی چاہیے۔ حتی کہ دوسری حدیث کے مطابق اپنی جان سے بھی زیادہ محبت رسول اکرم ﷺ کی ہونی چاہیے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

عن عبد الله بن هشام قال كنا مع النبي ﷺ وهو اخذ بيد عمر بن الخطاب فقال له عمر يا رسول الله ﷺ لانت احب الي من كل شئ الا من نفسى فقال النبي ﷺ لا. والذي نفسى بيده حتى احب اليك من نفسك. (صحيح بخارى. كتاب الايمان والنور)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن هشام سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کی اسے اللہ کے رسول ﷺ یقیناً آپ مجھے میری جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس وقت تک کہ جب تک میں تجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی اللہ کی قسم یقیناً آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر اب تم مومن ہو۔

یاد رہے: مذکورہ بالا سورۃ التوبہ کی آیت میں ان لوگوں کیلئے سخت وعید ہے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبت اپنے باپوں، بیٹیوں، بھائیوں، برادر یوں، مالوں، تجارت یا گھروں کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیرؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ اگر یہ چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور فی سبیل اللہ جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو پھر اس بات کا انتظار کرو کہ اسکے گونا گوں عذابوں میں سے تم پر کس قسم کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر سورۃ التوبہ)

امام مجاہد اور امام حسن اللہ تعالیٰ کے ارشاد "حتى ياتي الله بامرہ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں اخروی عذاب یا فوری دنیوی عذاب (تفسیر القرطبی ج ۸ ص ۹۰-۹۱) علامہ زحمریؒ کی تفسیر کشف میں فرماتے ہیں: یہ انتہائی خوفناک آیت ہے اس سے زیادہ خوفناک آیت تم اور کوئی نہ پاؤ گے۔ (ج ۲ ص ۱۸۱)

حضرت امام قرطبیؒ کا بیان ہے: یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے اور یہ محبت ہر عزا پر اور ہر بیماری چیز کی محبت پر مقدم ہے (تفسیر القرطبی ج ۸ ص ۹۵) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں مذکورہ فرامین کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین